بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اے مسلمانو! اللہ اور اللہ کے رسول کے حکموں کو مانو

فضائلِ درود

مصنفہ

ابوالعلاء محمد عبدالعلیم ندوی

ملنے کا پتہ

مکان نمبر R-28 سیکٹر 15A/3 بفرزون

کراچی

سرنامہ

یہ گدائے بے نوا شہنشاہ کونین کے دربار میں اخلاص و عقیدت سے یہ نذر پیش کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

ابوالعلاء ندوی

دیباچہ

اس فضا میں جب کہ دنیا دن بدن ترقی کی انتہائی منزلیں طے کر رہی ہے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انحطاط ہوتا جا رہا ہے۔ چند حضرات نے جن کو آپ سے سچی محبت اور صحیح عقیدت ہے۔ یہ ارادہ کیا ہے کہ جس طرح اور جس قدر ممکن ہو سکے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی تعلیمات، فضائل، اخلاق، زہد و تقویٰ عصمت و عفاف، احسان و کرم، حلم و عفو، عزم و ثبات، ایثار و لطف تعلیمات و استغناء کے اصول و فروع نہایت صحیح طریقے سے بیان کئے جائیں اور پھر تمام عالم میں ان کی عملی تعلیم رائج کی جائے۔

اس سلسلہ میں قرآن مجید کے مدرسے قائم کئے جا چکے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف ہی آپ کی تعلیم کی اساس و بنیاد ہے۔ امت اجتماعی طور پر اگر آج بھی قرن اول کے لوگوں کی طرح اس کا علمی اور عملی جامہ پہن لے تو دنیا کی وارث اور مسلم بن سکتی ہے۔ چنانچہ یہ رسالہ "فضائل درود" بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

یوں تو اس موضوع پر بہت سے رسالے لکھے جا چکے ہیں مگر بقول ست

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

یہ رسالہ اپنی نوعیت میں سب سے نرالا اور ممتاز ہے۔

رسالہ میں ہر عنوان علیحدہ علیحدہ قائم کئے ہیں پھر اس کے ذیل میں احادیث نقل کی ہیں۔ احادیث تمام تر صحیح، سنن اور مسانید کی روایات ہیں جن کی صحت پر امت کے تقریباً تمام علماء کا اتفاق ہے۔ پھر فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

احادیث کے ترجمہ پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ احادیث بھی لکھ دی ہیں تاکہ پڑھنے والا حدیث شریف کے ثواب سے محروم نہ رہے ۔ اور عربی اور اردو دان برابر فائدہ اٹھا سکیں ۔ اسی طرح نقد کی اصل عبارت بھی نقل کر دی ہے ۔ اور ہر ایک کا ماخذ بیان کر دیا ہے ۔

الحمد للہ جمیع الاحباب کے شعبہ تصنیف و تالیف کی ابتداً اس رسالہ سے ہوئی ہے کہ کائنات عالم کے آخری معلم کا جن پر خالق کون و مکان نے اپنی ساری نعمتیں تمام کر دیں ان کا کسی درجہ میں شکریہ ادا ہو ۔ اور جس طرح آپ دونوں جہاں میں محبوب و مقبول ہیں یہ رسالہ بھی آپکے صدقہ و طفیل میں مقبول ہو اور مصنف کیلئے ذریعہ نجات بنے ۔

جو احباب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے درد و فکر میں شریک ہیں آپکی تعلیمات کے عملی طور پر اشاعت کے کوشاں ہیں ان کیلئے زادِ آخرت بن جائے ۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے ۔ اور روز حشر میں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی شفاعت نصیب ہو ۔

ما طالب شرع ایم بدین مصطفیٰ ہیم — بر درگہش گدائیم سلطان ما محمد
در باغ و بوستانیم دیگر مجو سے — باغ و بہشت قرآن بستان محمد

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے طالب ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے گدا ہیں ۔ آپ ہمارے بادشاہ ہیں اے عشقؐ ہمارے باغ اور چمن میں دوسرے کو مت تلاش کر ہمیں قرآن کا باغ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم والی کافی ہیں (مولف)

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین اجمیری سلطان الہند ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نیکی کی دعوت اور نیکی جان اللہ کے ثواب کی امید اور اللہ کے وعدہ کا یقین اور نیکی لذت دیتی ہے، چھوٹے چھوٹے عمل کو چھپ کر آسمان پر پہنچا دیتی ہے، اسکے بغیر پہاڑ سے بڑا عمل بیکار جاتا ہے۔

درود شریف کا حکم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اللہ اور اسکے فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر رحمت بھیجو، اور سلام بھیجو سلام کہہ کر

صلوٰۃ کے معنی: "صلوٰۃ علی النبی" کا مطلب ہے "نبی کی ثنا و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ" پھر جس کی طرف "صلوٰۃ" منسوب ہوگی اسکی شان اور مرتبہ کے لائق ثنا، تعظیم اور رحمت و عطوفت مراد لیں گے۔

علماء نے کہا ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ رحمت بھیجنا اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار کرنا اور مومنین کی صلوٰۃ دعا کرنا ہے۔

عن عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلیٰ فاھدھا لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیا تمہیں وہ ہدیہ نہ دوں جو دربار رسالت سے مجھے ملا ہے؟ میں نے کہا ضرور دیجئے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم
اھل البیت فان اللہ قد علمنا
کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک
حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی
آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی
آل ابراہیم انک حمید مجید متفق
علیہ الا ان مسلم لم یذکر علی ابراہیم
آل الموضعین

دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ پر اور اہل
بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں؟ خدا نے سلام
بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں سکھلا دیا ہے۔ آپ نے تو
فرمایا۔ اس طرح کہا کرو۔ اے اللہ! رحمت
نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح
تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم اور ان کی
آل پر۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد
پر اور ان کی آل پر جس طرح برکت نازل فرمائی
ابراہیم اور ان کی آل پر۔
(بخاری مسلم)

★

عن انس رض عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من ذکرت عندہ فلیصل
علی رواہ النسائی والطبرانی فی
الاوسط وابو یعلی وابن السنی
واحمد وابن حبان والحاکم

انس رض بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے سامنے میرا ذکر
ہو اسے مجھ پر درود پڑھنا چاہئے
نسائی۔ طبرانی۔ ابو یعلی۔ ابن السنی
احمد، ابن حبان۔ حاکم۔

عن انس رض عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من ذکرنی فلیصل
علی رواہ ابو یعلی الموصلی

انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر کرے اسکو
چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے۔

درود شریف پڑھنے پر خوشخبریاں

عن ابی هریرة رض قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ صلوٰة
واحدة صلی اللہ علیہ عشرا۔
رواہ مسلم وابو داؤد والترمذی
والنسائی والطبرانی۔

ابوہریرۃ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ
پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر
دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔
مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی

عن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ
واحدة صلی اللہ علیہ عشر
صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات
ورفعت لہ عشر درجات وکتبت لہ
عشر حسنات۔
رواہ النسائی وابن حبان والحاکم
والبزار والطبرانی۔

انس بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر ایک
بار درود بھیجے، اللہ اس پر دس رحمتیں
نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف
ہو جاتے ہیں اور بہشت میں اس کے دس
درجے بلند ہوتے ہیں اور اس کے (نامۂ اعمال)
میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ بزار۔ طبرانی۔

عن ابی طلحة ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی
وجهه فقال انہ جاءنی جبرئیل
فقال ان ربک یقول اما یرضیک
یا محمد ان لا یصلی علیک احد
من امتک الا صلیت علیہ عشرا
ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت

ابوطلحہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
آپ کا چہرۂ انور خوشی سے کھل رہا تھا
آپ نے فرمایا مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے
آکر کہا ہے کہ آپ کا رب فرماتا ہے اے
محمد! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو گے؟
کہ تمہارا امتی تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں

عليه عشرًا۔
رواه النسائي وابن حبان والحاكم
وابن ابي شيبة والبخاري

اس پر دس بار رحمت نازل کرے اور جو ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔
نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، بخاری

عن عبد الله بن عمرو قال
من صلى على النبي صلى الله عليه وسلم
واحدة صلى الله عليه وملائكته
سبعين صلوة۔
(رواه احمد)

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ
پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس پر ستر مرتبہ
رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ستر
مرتبہ استغفار کرتے ہیں۔ (احمد)

عن عبد الرحمن بن عوف قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل
نخلا فسجد فاطال السجود حتى
خشيت ان يكون الله تعالى قد
توفاه قال فجئت انظر فرفع
رأسه فقال ما لك فذكرت
له ذلك فقال ان جبريل
عليه السلام قال لي الا ابشرك
ان الله عز وجل يقول لك من
صلى عليك صلاة صليت عليه
ومن سلم عليك سلمت عليه،
فسجدت لله شكرًا
(رواه احمد، الحاكم)

عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں ایک
دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے
نکلے اور ایک باغ میں داخل ہو گئے پھر سجدہ
کیا اور دیر تک سر سجدے میں رکھے یہاں تک کہ
مجھے خوف پیدا ہوا کہ کہیں آپ کا وصال تو نہیں
ہو گیا، میں آپ کی طرف دیکھنے آیا تو آپ
نے سر اٹھا کر فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے
سارا واقعہ عرض کیا، آپ نے فرمایا جبرئیل
علیہ السلام نے مجھ سے کہا کیا آپ کو یہ بشارت
نہ دوں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو شخص آپ
پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا
اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا
میں نے اسی لئے سجدہ شکر ادا کیا تھا (احمد، حاکم)

جمعہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں امت کا درود پیش کیا جاتا ہے

عن ابن اوس الثقفي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اكثروا علي من الصلوٰة يوم الجمعة فان صلوٰتكم معروضة علي (رواه ابوداؤد والنسائي وابن ماجه وابن حبان)

ابن اوس ثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان)

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا چاہیے

عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس يصلي علي احد يوم الجمعة الا عرضت علي (رواه الحاكم)

ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ (حاکم)

درود و سلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچایا جاتا ہے

عن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني من امتي السلام (رواه النسائي والدارمي وابن حبان والحاكم)

عبداللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہیں کہ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچا دیں۔ (نسائی، دارمی، ابن حبان، حاکم)

عن ابي هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تجعلوا بيوتكم قبورا ولا تجعلوا قبري عيدا وصلوا علي فان صلوتكم تبلغني حيث

ابوہریرہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ اور میری قبر کو عید اور خوشی نہ کرو اور مجھ پر درود

کنتم (رواہ النسائی) — بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے جہاں کہیں بھی ہو (النسائی)

عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ابوہریرۃ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اسکو میں سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے پاس پہنچا دیا جاتا ہے (بیہقی)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب بنفس نفیس عنایت فرماتے ہیں

عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام۔ (رواہ ابو داؤد والبیھقی فی الدعوات الکبیر)

ابوہریرۃ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے میری روح لوٹا دیتا ہے اور میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں[عـــہ] (ابو داؤد، بیہقی)

عـــہ یعنی جس طرح قبریں اللہ کے ذکر سے خالی رہتی ہیں تمہارے گھر اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہیں بلکہ وہاں عبادت ہوتی رہے جیسے نفل۔ تلاوت۔ قرآن، ذکر وغیرہ۔ میری قبر پر عید کی طرح جمع نہ ہو۔ علامہ قرطبی کہتے ہیں کہ سال بھر میں جس طرح عید ایک روز آتی ہے اس طرح میری قبر پر مت آیا کرو بلکہ کثرت سے میری زیارت کیا کرو۔

عـــہ اس حدیث سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضرت زندہ نہیں ہیں۔ سلام کے وقت روح لوٹائی جاتی ہے حالانکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیہ السلام برزخ میں زندہ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت کی روح مقدس جو جناب باری میں مستغرق رہتی ہے اس سے التفات دیگر ادھر متوجہ کر دیتے ہیں تاکہ سلام کا جواب دیں اور مطلب نہیں ہے کہ روح اقدس بدن سے جدا ہے اور وقت جواب کے وقت ملاتی ہے۔

دینی اور دنیوی ضرورتوں کے لئے درود بس ہے

عن ابی بن کعب رض قال قلت یا رسول الله انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت اجعل لک صلوتی کلها قال اذا یکفیٰ همک و یغفر لک ذنبک۔

(رواه الترمذی)

ابی ابن کعبؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں آپ یہ بتلائیں اپنے اوراد وظائف میں سے آپکے لئے کتنا وقت مقرر کروں، آپ نے فرمایا "جس قدر چاہو" میں نے عرض کیا چوتھائی مقرر کروں آپ نے فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ ہو تو بہتر ہے" میں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کروں۔ فرمایا "جس قدر چاہو اگر زیادہ ہو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی وقت مقرر کروں فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ ہو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا سارا وقت درود ہی کے لئے رکھوں گا۔ تب آپ نے فرمایا اب تمہارے دینی اور دنیوی مقاصد پورے ہو جائیں گے (ترمذی)

درود ظاہر و باطن کی صفائی ہے

عن ابی هریرۃ رض عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اکثروا الصلوۃ علیّ فانها زکوۃ لکم۔

(رواه ابویعلی الموصلی)

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بے شک یہ تمہارے واسطے زکوۃ یعنی ثواب کی زیادتی اور گناہوں سے پاکی کا سبب ہے۔ (ابویعلیٰ موصلی)

درود کی کثرت روز محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کا ذریعہ ہے

عن عبد اللہ بن مسعود رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرہم علی صلوۃ رواہ الترمذی وابن حبان

عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر کثرت درود بھیجا ہوگا (ترمذی ابن حبان)

درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ضامن ہے

عن رویفع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللہم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی رواہ احمد والبزار والطبرانی فی الکبیر والاوسط

رویفع بن ثابت رض بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور کہا اے اللہ آپ کو قیامت کے روز اپنے پاس قریب ترین جگہ عطا فرمائے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی (احمد، بزار، طبرانی)

درود نہ پڑھنے پر قیامت میں حسرت

عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم حسرۃ یوم القیامۃ وان دخلوا الجنۃ للثواب رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن حبان والحاکم

ابو ہریرۃ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس مجلس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں، تو قیامت کے دن اس مجلس پر حسرت اور افسوس کریں گے اگرچہ وہ ثواب کیلئے جنت میں داخل

ہ ترمذی کی روایت میں اس جگہ

کی بجائے پر عمل ہے ، اگر چاہے عذاب دے ، چاہے بخش دے (احمد ، ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی ، حاکم علہ

درود نہ پڑھنا سب سے بڑا بخل ہے

عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ رواہ الترمذی وابن حبان والحاکم

علی رض بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑھ کر بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی، ابن حاکم)

درود چھوڑنا دونوں جہان کی ذلت ورسوائی ہے

عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علیّ رواہ الترمذی وابن حبان والبزار والطبرانی

ابوہریرۃ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی ، ابن حبان ، بزار ، طبرانی)

درود نہ پڑھنا ہلاکت وبربادی ہے

عن کعب بن عجرۃ رض قال قال

کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ

علہ فرمان حدیث سے یہ ہیں کہ دو مفہوم نکلتے ہیں کہ حسرت ہر شخص کو ہوگی یا حسرت اس شخص کو ہوگی جس نے نہ ذکر کیا ہوگا اور نہ درود بھیجا ہوگا۔ معنی یہ نکلتا ہے کہ ظاہر حدیث سے جو مفہوم ہوتا ہے کہ مجلس کا ہر شخص اللہ کا ذکر بھی کرے اور درود بھی بھیجے ، اگر ایک سے بھی رہ جائے گا تو سب کو حسرت اور افسوس ہوگا اور ایک کا ان دونوں میں سے کسی ایک سے رہ جانا نہ ہوگا۔ لیکن ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ جو شخص ذکر کرے گا حسرت اسی کو ہوگی۔ سب کو نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقی درجۃ قال آمین فلما ارتقی الدرجۃ الثانیۃ قال آمین فلما ارتقی الدرجۃ الثالثۃ قال آمین فلما نزل قلنا یا رسول اللہ لقد سمعنا منک الیوم شیئاً ما کنا نسمعہ قال ان جبرئیل عرض لی فقال بعد من ادرک رمضان فلم یغفر لہ قلت آمین فلما رقیت الثانیۃ قال بعد من ذکرت عندہ فلم یصل علیک قلت آمین فلما رقیت الثالثۃ قال بعد من ادرک ابویہ الکبر او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ قلت آمین

رواہ الحاکم وابن حبان والطبرانی فی الکبیر والبخاری فی بر الوالدین والبیھقی فی شعب الایمان والترمذی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین جب آپ خطبے سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے، (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پایا اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔

(حاکم، ابن حبان، طبرانی، بخاری، بیہقی، ترمذی)

دعا بغیر درود بارگاہ الٰہی میں نہیں پہنچتی

عن عمر بن الخطاب رضـ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیء حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ الترمذی

عمر رضـ روایت ہے کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے (اس میں سے کوئی چیز بارگاہ الٰہی میں نہیں پہنچتی) جبتک تم اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔ (ترمذی)

دعا بغیر درود قبول نہیں ہوتی

عن علی رضـ کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد

رواہ الطبرانی فی الاوسط

علی رضـ سے روایت ہے کہ دعا شرف قبولیت سے نہیں نوازی جاتی جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ بھیجا جائے (طبرانی)

دعا کی قبولیت کا ذریعہ درود ہی ہے

عن فضالة بن عبید اللہ قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللهم اغفرلی وارحمنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایها المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما هو اهله وصل علی ثم ادعه قال ثم صلی رجل آخر بعد ذالک فحمد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فضالہ بن عبید اللہ رضـ کہتے ہیں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھ کر دعا مانگنے لگا (اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ آپ نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے، تو نے مانگنے میں جلدی کی جب تو نماز پڑھ کے بیٹھے اور خدا کی ایسی تعریف کر جو اس کے مناسب ہو اور پھر مجھ پر درود پڑھ پھر مانگ اللہ سے جو چاہے نماز

(واختلف) الطحاوي والكرخي (في وجوبها) على السامع والذاكر (كلما ذكر) صلى الله عليه وسلم (والمختار) عند الطحاوي (تكراره) (اي الوجوب كلما ذكره) (ولو اتحد المجلس في الاصح)

(الدر المختار)

امام طحاوی اور کرخی کا آپ کا ذکر کرنے اور سننے والے کے بارے میں اختلاف ہے امام طحاوی کے نزدیک ہر بار ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے۔ خواہ ایک مجلس ہو۔

قال العلامة ابن عابدين قيل القرماني في شرح مقدمة ابي الليث وجوب التكرار عند الطحاوي يكون على سبيل الكفاية لا العين وقال فاذا صلى عليه بعضهم يسقط عن الباقين۔

علامہ ابن عابدین نے فرمایا ہے کہ قرمانی نے شرح مقدمہ ابو اللیث میں طحاوی کے نزدیک وجوب کے مکرر ہونے کو بطور کفایہ کہا ہے نہ بطور عین یعنی اگر بعض درود پڑھ لیں گے تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

صحح في الكافي وجوب الصلاة مرة في كل مجلس

رد المحتار

امام کی تصحیح سے ثابت ہے کہ کافی میں بھی تصحیح کی کہ اتحاد مجلس کی صورت میں ایکبار درود کافی ہے۔

(والمذهب استحبابه) اي التكرار وعليه الفتوى

الدر المختار

وسنة في الصلاة ومستحبة في كل اوقات الامكان، اي حيث لا مانع

اور مذہب مشہور تکرار کا مستحب ہونا ہے لیکن ایک بار درود واجب ہے اور دوبارہ ذکر پر مستحب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا سنت ہے اور سب امکان کے وقتوں میں درود پڑھنا مستحب ہے یعنی جس وقت

کہ ولادت کی خبر دی ہو۔ ایسے میں درود پڑھنا مستحب ہے۔

درود پڑھنے کے مواقع

ونص العلماء على استحبابها في مواضع يوم الجمعة وليلتها وزيد يوم السبت والاحد والخميس لما ورد في كل من الثلاثة وعند الصباح والمساء وعند دخول المسجد و الخروج منه وعند زيارة قبره الشريف صلى الله عليه وسلم وعند الصفا والمروة و في خطبة الجمعة وغيرها وعقب اجابة المؤذن وعند الاقامة واول الدعاء واوسطه وآخره وعقب دعاء القنوت و عند الفراغ من التلبية وعند الاجتماع والافتراق وعند الوضوء وعند طنين الاذن وعند نسيان الشيء وعند الوعظ ونشر العلوم وعند قراءة الحديث ابتداء و انتهاء وعند كتابة السؤال والفتيا ولكل مصنف ودارس ومدرس وخطيب وخاطب ومتزوج و

علما نے ان مواقع پر درود پڑھنا مستحب بیان کیا ہے۔ روز جمعہ، شب جمعہ، روز شنبہ، روز یکشنبہ، روز پنجشنبہ، وقت صبح، وقت شام، مسجد میں داخل ہوتے وقت، مسجد سے نکلتے وقت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے وقت، صفا کے اوپر مروہ پر، جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں، اذان کے جواب کے بعد، تکبیر کے وقت، دعا مانگنے کے شروع، درمیان اور آخر میں، قنوت کے بعد، تلبیہ سے فارغ ہونے کے وقت، اجتماع کے وقت، جدا ہونے کے وقت، وضو کرنے کے وقت، کان بجنے (جھنجھنانے) کے وقت، چیز کے بھول جانے کے وقت، وعظ کہنے کے وقت، حدیث شریف کے پڑھنے کے شروع اور آخر میں، مسئلہ یا فتویٰ لکھنے کے وقت، تصنیف کے وقت، ہر پڑھنے والے کو، ہر پڑھانے والے کو، وعظ کہنے والے کو، ہر نکاح کرنے والے کو، ہر نکاح پڑھنے والے کو

شہر یا ملک پر دیکھے۔

مزوج ورق الرسائل وبين يدى
ما ذكر الامور المهمة وعند ذكر
وسماع اسمه صلى الله عليه وسلم
او كتابته عند من لا يقول بوجوبها
كذا فى شرح الفاسى على دلائل الخيرات
ملخصا وغالبها منصوص عليه
كتبنا ۔ رد المحتار

ہر نکاح پڑھوانے والے کو، سب خوشی
کا امر ہونے کے پیشتر، حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ذکر کے وقت اور آپ کا نام مبارک سننے اور
لکھنے کے وقت ان مواقع میں درود کی تصریح کتب
حنفیہ میں موجود ہے۔

ومكروهة فى صلاة غير تشهد
آخر ۔ الدر المختار

بجز نماز میں قعدہ اخیر کے علاوہ دوسرے
ارکان میں درود پڑھنا مکروہ ہے

تنبيه: تكره الصلاة عليه صلى
الله عليه وسلم فى سبعة مواضع
الجماع وحاجة الانسان وشهرة
المبيع والعثرة والتعجب والذبح
والعطاس ۔ رد المحتار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سات جگہ
درود پڑھنا مکروہ ہے۔ عورت سے
صحبت کے وقت۔ پیشاب پاخانہ کے وقت
میں۔ مشتری چیز۔ ٹھوکر کھانے کے وقت
تعجب کے وقت۔ ذبح کے وقت۔ چھینکنے
کے وقت۔

وازعاج الاعضاء برفع الصوت
جهل وانما هى دعاء وله ادعوا ربكم
تضرعا وخفية
الدر المختار

درود پڑھنے میں چیخنا، ہاتھ پاؤں ہلانا
محض جہالت ہے کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ
آہستہ مانگنا افضل ہے۔ پکارو اپنے رب
کو گڑگڑا کر اور آہستہ آہستہ۔

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ قرآن سننے اور وعظ کے وقت میں آواز بلند کرنا
مکروہ ہے۔

وان صلی الخطیب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اذا قرأ آیۃ صلوا علیہ یصلی المستمع سراً بقلبہ وینصت بلسانہ عملاً بامری صلوا و انصتوا ـ الدر المختار

جب خطیب خطبہ میں آیۃ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ الخ پڑھے تو سننے والے اپنے دل میں درود پڑھیں زبان سے نہیں تاکہ دونوں حکم صلوا و انصتوا پر عمل ہو جائے

والصواب انہ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماعہ فی نفسہ ـ الدر المختار

خطیب جب وقت خطبہ میں اللھم صل علی محمد پڑھے تو سننے والے اپنے دل میں درود پڑھیں۔

—★—

ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرے اور آپ کے احسانات کا شکریہ آپ کی تعلیمات پر عمل کر کے ادا کرتا رہے۔

الا قلت یا ریح الصباء یوماً الی بیت الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم
من خدہ بدر الدجی من وجہہ شمس الضحی
من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم

—★—